بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۲۹ ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۷ ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ ۲۹ امان ۱۳۵۵ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۷۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ دو روز سے قابلِ فکر حد تک خراب ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ غذا بالکل بند ہے ہر وقت غنودگی کی کیفیت رہتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاص درد و الحاح سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(صاحبزادہ ڈاکٹر) مرزا منور احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت روح پرور اور بصیرت افروز اختتامی خطاب

فقہ احمدیہ کی تدوین کیلئے ایک اہم قرارداد صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے بجٹ منظور کرنیکی سفارش

سوز و گداز، تضرّع اور رقّت کی غیر معمولی کیفیّت سے معمور اختتامی دُعا

ربوہ ۲۸ امان ۱۳۵۵ ہجری شمسی (مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء) الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت جو کہ ۲۶ امان بروز جمعۃ المبارک شروع ہوئی تھی آج دوپہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اختتامی اجتماعی دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کرائی جبکہ نمائندگانِ کرام اور دیگر احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں غلبۂ اسلام کی اس عظیم آسمانی مہم کی کامیابی کے لئے جو سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ جاری ہوئی بارگاہِ ایزدی میں حد درجہ سوز و گداز، تضرّع اور ابتہال کے ساتھ دعاؤں کی خاص توفیق پائی۔

اجتماعی دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت درجہ رُوح پرور اور ایمان افروز خطاب سے اپنے خدام کو نوازا جس میں حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اِس یقین سے معمور ہونا چاہیئے کہ خدائی وعدوں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارتوں کے مطابق وہ وقت یقیناً آنے والا ہے اور وہ ضرور آکر رہے گا جبکہ حضرت مہدی مسعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ تمام نوعِ انسانی اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی لیکن اس وقت کے آنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اپنی دعاؤں اور اپنی جدّ و جہد کو انتہا تک پہنچا دیں۔ دُنیا ہمیں جو چاہے کہے اور جو چاہے قرار دے لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کے سچے فدائی اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خدّام میں سے ہیں۔ دُنیا کی کسی طاقت اور قوّت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی احمدی سے یہ کہلوا سکے کہ وہ مسلمان نہیں رہا یا وہ اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے کیونکہ ایمان کی حلاوت اور اسلام کی محبّت ہمارے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہے ہم دُنیا جہان کی مصیبتیں برداشت کر لیں گے۔ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہوں گے لیکن ایسا کہنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس ایمان افروز خطاب کا ایک، ایک لفظ قلوب میں اُترتا چلا جا رہا تھا اور انہیں زندہ ایمان و یقین کی ایک ایسی کیفیّت سے سرشار کر رہا تھا جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلسِ مشاورت ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ کو ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی۔ اِن تین دنوں میں کل چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں غلبۂ اسلام کی عظیم آسمانی مہم میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے جماعت کی تین مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ ہائے آمد و خرچ منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔ ان کے علاوہ دیگر متعدد تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی تجاویز بھی زیرِ غور آئیں۔

امسال کی مجلس مشاورت کی ایک نہایت اہم خصوصیّت یہ ہے کہ اس میں فقہ احمدیہ کی تدوین و ترتیب کے متعلق تاریخی اہمیّت کی حامل ایک اہم قرارداد بالاتفاق پاس کی گئی جس کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضور ایک ایسی سب کمیٹی مقرر فرمائیں جو فقہ احمدیہ کو مدوّن و مرتب کرے اور جو حضور کی منظوری سے کتابی صورت میں شائع ہو کر جماعت کے ہر فرد کے لئے قضائیہ معاملات اور ملکی عدالتوں میں پرسنل لاء کا کام دے سکے۔

حسبِ سابق امسال بھی پاکستان کے ہر حصّے اور ہر علاقے سے احمدی جماعتوں کے نمائندگان اپنی اِس مرکزی مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے۔ اِس دفعہ شامل ہونے والے نمائندگان کی کُل تعداد ۵۶۴ تھی جبکہ ۹۰۰ دیگر احمدی احباب بھی بطور مہمان مختلف مقامات سے تشریف لا کر مشاورت کی کارروائی سے مستفید ہوتے رہے مقامی احباب ان کے علاوہ ہیں جو پانچ صد کی تعداد میں بطور زائر کارروائی سُنتے رہے۔ مستورات کے لئے ایوانِ محمود کی گیلری میں بر عایت پردہ انتظام کیا گیا تھا چنانچہ وہ بھی تینوں دن التزام کے ساتھ آتی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ ارشاد شوریٰ کے اجلاسوں میں مندرجہ ذیل خوش قسمت اصحاب کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوُا:-

(۱) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور (۲) محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب (۳) محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی (۴) محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور (۵) محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ۔

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۲۷ مارچ بروز ہفتہ کی شب کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جملہ نمائندگان کرام اور متعدد مہمانوں کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر دار الضیافت میں ایک خصوصی عشائیہ دیا گیا جس کا اہتمام محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور اپنے خدّام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا اور دعوت کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی۔

فقہ احمدیہ کی تدوین کے متعلق تاریخی قرارداد

۲۸ امان کو منعقدہ آخری اجلاس میں جب سب کمیٹی وصیت کی سفارشات پر (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ امان ۱۳۵۵ھش
۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء

علم و حکمت اور حقائق و معارف کی دولتِ لازوال

مسیح موعود کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب آخری زمانہ میں ان کی بعثت ظہور میں آئے گی تو وہ لوگوں میں مال لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَيُفِيْضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسٰی بن مریم)

یعنی وہ (مراد مسیح موعود) مال لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا کونسا مال ہوگا جسے لوگ قبول کرنے سے انکار کردیں گے؟ سو حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ زمانہ مادہ پرستی کا زمانہ ہوگا۔ دنیا والے خدا تعالیٰ سے یکسر غافل ہونے کے باعث دنیوی اموال کے پیچھے بھاگ رہے ہوں گے اور دنیوی عیش و آرام میں غرق ہوں گے۔ ایسی حالت میں جو لوگ مسیح موعود پر ایمان لانے کے باعث خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں گے ان کا ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود جو مال لٹائیں گے وہ دنیوی مال نہیں ہوگا۔ تبھی تو کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ رُوحانی مال ہوگا اور اس سے مراد معرفتِ الٰہی اور قرآنی حقائق و معارف، آسمانی نشان اور علوم و عرفان کے چشمے ہونگے۔ دنیا والے اُن سے دُور بھاگیں گے لیکن جو دُنیوی اموال کو چھوڑ کر ان روحانی اموال کے حصول کے لئے کوشاں ہوں گے مسیح موعود انہیں یہ اموال اس کثرت سے دیں گے کہ ان کے دامن پُر ہو جائیں گے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں مبعوث ہو کر مذکورہ بالا روحانی اموال بے دریغ لٹائے۔ اکثر نے انہیں لینے سے انکار کیا لیکن جو اُن اموال کو لینے کے لئے آگے بڑھے ان کے دامنِ استعداد پُر ہو ہو گئے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان روحانی اموال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ ..... وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے وہ بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوشِ محبت سے نوعِ انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیز نہیں ہے بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکّہ کا نشان ہے یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔ ...... اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں، اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں، اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں، ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔"

(اربعین صـ ۳۰۲)

خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور اس میں پوشیدہ علوم و معارف کو دنیا کی تمام دولتوں اور اموال سے بڑھ کر ایسا بیش بہا خزانہ قرار دیا ہے جس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگ سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (یونس آیات ۵۸، ۵۹)

ترجمہ:- اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً (ایک ایسی کتاب آگئی ہے جو سراسر) نصیحت ہے اور وہ (ہر) اس (بیماری) کے لئے جو سینوں میں (پائی جاتی) شفا (دینے والی) ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ تو اُن سے کہہ دے کہ (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے وابستہ ہے۔ پس اسی پر انہیں خوش ہونا چاہیئے۔ جو (مال و دولت) وہ جمع کر رہے ہیں اس سے یہ (نعمت کہیں) زیادہ بہتر ہے۔

چونکہ قرآنی علوم و معارف کی شکل میں یہ نعمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے حساب عطا کی گئی تھی اور اس لئے عطا کی گئی تھی کہ آپ دوسروں کو اس سے مالا مال کریں اسی لئے آپ نے سورۃ یونس کی آیت قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ کا ترجمہ اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"ان کو کہہ دے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت سے یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو، یہ ان مالوں سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ —— یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم اور حکمت کی مانند کوئی مال نہیں۔ یہ وہی مال ہے جس کی نسبت پیشگوئی کے طور پر لکھا تھا کہ مسیح دنیا میں آکر اس مال کو اس قدر تقسیم کرے گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے۔ ..... مومن کا مال درہم و دینار نہیں بلکہ جواہرِ حقائق و معارف اس کا مال ہیں۔ یہی مال انبیاء خدا تعالیٰ سے پاتے ہیں اور اس کو تقسیم کرتے ہیں۔ اسی مال کی طرف اشارہ ہے کہ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ هُوَ الْمُعْطِيْ۔"

(ازالہ اوہام طبع اول صـ ۶۵۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی روحانی اموال (یعنی معرفتِ الٰہی، علم و حکمت، حقائق و معارف اور آسمانی نشان) تقسیم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تھے اور آپ نے یہ لوگوں کو اس قدر دیئے کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو گئے۔ اسی لئے آپ نے ایک دُنیا کو مخاطب کرکے فرمایا؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ کا کامیاب دورہ ماریشس

(مکرم مولوی صدیق احمد منور صاحب مبلغ انچارج ماریشس)

(۲)

روزہل میونسپلٹی کے پلاذا ہال میں پبلک کانفرنس

۲۹ اکتوبر کو پلاذا ہال میں پبلک کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام تھا اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو مدعو کرنے کے لئے دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے اور بڑے بڑے چارٹس طبع کروا کر کیورپپ روز ہل پورٹ لوئیس اور لوپاسین کے شہروں میں دیواروں پر چسپاں کئے گئے ان پوسٹروں کے ذریعہ ہر طرف کانفرنس کے انعقاد کا چرچا ہو گیا۔

پلاذا ہال کو رنگا رنگ کی جھنڈیوں اور قطعات سے خوب سجایا گیا ان قطعات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور قرآنی آیات درج تھیں۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے شام تلاوت کے ساتھ کانفرنس کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے حاضرین کے سامنے کانفرنس کی غرض بیان کی اور معزز مہمان کا تعارف کرایا۔ بعدہ مکرم نے تقریباً پون گھنٹہ تک انگریزی میں خطاب کیا۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا THE RENASSANCE of Religion in India مذکورہ عنوان پر انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ انیسویں صدی کے آخر میں مذہب کا نام رہ گیا تھا۔ ہندوستان میں بہت سے مذاہب تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ توحید الٰہی زمین سے گم ہو چکی تھی ہر مذہب کے پیروکار مذہب کے ثمرات سے محروم تھے لیکن ایک دوسرے پر گند اچھالتے تھے اسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے توحید الٰہی کو لوگوں کے دلوں میں زندہ کیا آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب کے ماننے والے کو اپنے متعلقہ دین کی صفات اور خوبیاں بیان کرنی چاہئیں اور اپنے دعووں کو اپنی الہامی کتاب سے ثابت کرنا چاہیئے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے صرف اسلام ہی سب سے اچھا خوبصورت اور قابل عمل مذہب ہے۔ اسلام کا خدا آج بھی ہم سے کلام کرتا ہے وہ ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اسلام میں جو غلط باتیں مسلمانوں نے داخل کر دی تھیں ان کو دور کیا اور اسلام کے دفاع میں دشمنان اسلام کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اسی کے قریب کتب تحریر کیں ان کتب نے عالم بھر کی مذہبی دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا ہے۔ تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبہ کے لئے احمدیہ جماعت کو قائم کیا ہے اس سلسلہ میں آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلبہ اسلام کے متعلق عظیم پیشگوئیوں کا ذکر کیا کہ اسلام عنقریب غالب آئے گا اور دنیا میں ایک بار پھر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت قائم ہوگی۔ انشاء اللہ۔

تقریر کے آخر میں سوالات و جوابات کا پروگرام تھا حاضرین میں سے بعض نے سوالات پوچھے جن کا مقرر موصوف نے تسلی بخش جواب دیا۔ سوالات کے بعد دعا کے ساتھ کانفرنس کا اختتام

احمدیہ یوتھ سنٹر کا افتتاح اور آنریبل جگت سنگھ اور بلبل کی شرکت

جماعت احمدیہ سونتائیں بلانش کی دیرینہ خواہش تھی کہ وہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے اور بعض سوشل سرگرمیوں کے لئے ایک ہال کی تعمیر کریں چنانچہ اس بابرکت کام ۱۹۷۰ء کے شروع میں آغاز ہوا وزیر زراعت آنریبل ایس بلبل نے اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھا بعد تعمیر کا کام ہوتا رہا۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی آمد کی خبر نے اس کام کو بہت تیز کر دیا چنانچہ جماعت کی خواہش کے مطابق ۳۱ اکتوبر کو افتتاح کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے لئے علاقہ کے معززین کو دعوت دی گئی۔ چنانچہ اس تقریب میں وزیر پلان آنریبل جگت سنگھ وزیر زراعت آنریبل ایس بلبل صاحب کابینہ ماتھیرہ تعلیمی کونسل کے چیئرمین جناب رام بھرن صاحب سونتائیں بلانش کے سوشل سنٹر کے چیئرمین جناب سیبجوار اور بعض دیگر معززین نے شرکت کی

اس افتتاحی تقریب کی صدارت آنریبل ایس بلبل صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد برادرم حسن رمضان خان صاحب نے ایڈریس پڑھا محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا: میں بھارت سے آپ کے جزیرہ ماریشس میں آیا ہوں۔ ہمارے ملک میں بھی یہاں کی طرح ہر مذہب کے ماننے والے ہیں۔ میں نے یہاں محسوس کیا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں بھی بھارت کی طرح باہمی محبت بھائی چارہ اور صلح پسندی پائی جاتی ہے۔ مختلف تقاریب کے ذریعہ میں نے ماریشس کے ہر طبقہ سے ملاقات کی ہے۔ اسی طرح یہاں وزیر اعظم صاحب گورنر جنرل صاحب اور بعض دیگر اہم شخصیات سے ملاقات کی ہے۔ میں نے ہر جگہ یہی محسوس کیا ہے کہ جیسے میں اپنے گھر میں ہوں۔ آپس میں تعاون کی روح بہت ہی قابل ستائش ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام ہم مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اسی طرح ہمیں بھی اپنی محبت کے دائرہ کو وسیع کرنا چاہیئے اور دوسری قوموں کے ساتھ انتہائی نیک سلوک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے احمدیوں کو بالخصوص آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ایک حدیث کے مطابق حب الوطن من الایمان یعنی وطن سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے آپ سب کو ملک کی ترقی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے اور حکومت وقت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ نوجوانوں کو اس بلڈنگ سے پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے اور دوسروں کے لئے بہترین نمونہ بننے کی سعی کرنی چاہیئے۔ آپ نے تقریر کے اختتام پر سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

آنریبل جگت سنگھ کی تقریر

اس کے بعد آنریبل جگت سنگھ نے تقریر کی۔ وزیر موصوف نے فرمایا کہ میں آج کی اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوش ہوا ہوں۔ ہمارے معزز مہمان کی آمد سے صرف احمدیوں کو ہی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ سارا ماریشس ہی ان کے امن و سلامتی کے پیغام کو سن کر خوشی و مسرت حاصل کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا جزیرہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر مذہب تہذیب اور کلچر کا انسان بستا ہے۔ ہم میں باہم محبت پائی جاتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے عقیدہ کی عزت کرتے ہیں ہر شخص کو حکومت کی طرف سے پورے طور پر مذہبی آزادی حاصل ہے انہوں نے محترم صاحبزادہ صاحب سے مخاطب ہوتے کہا کہ اب آپ یہاں سے جانے والے ہیں جب آپ بھارت جائیں تو وہاں جا کر لوگوں کو بتائیں کہ ماریشس کے لوگ باہم محبت سے رہتے ہیں ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ آخر میں وزیر موصوف نے کہا ہم اپنی طرف سے بھی اور احمدی بھائیوں کی طرف سے بھی آپ کو الوداع کہتے ہیں۔ خدا حافظ

آنریبل ایس بلبل وزیر زراعت کی تقریر

وزیر زراعت آنریبل بلبل صاحب نے بھی اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کیا آپ نے کہا کہ میں احمدیہ جماعت کا ممنون ہوں کہ اس نے مجھے اس تقریب کے لئے مدعو کیا اور بھارت سے آئے ہوئے نہایت معزز مہمان سے ملاقات کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب کے آنے سے صرف احمدیوں کو ہی نہیں ہم سب کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ جو باتیں معزز مہمان نے کہی ہیں وہ بہت اچھی ہیں ہم سب کو شانتی اور امن کے ساتھ رہنا چاہیئے انہوں نے جناب میاں صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ ضرور دوبارہ ماریشس میں آئیں آپ کے آنے سے ہم سب کو بہت برکت ملی ہے۔ تقریر کے آخر میں وزیر موصوف نے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو سراہا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی سوشل خدمات سرانجام دے رہی ہے انہوں نے احمدیہ کالج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بھی ایک بہت بڑی خدمت ہے پھر انہوں نے محمود ہال کے کام کی تعریف کی کہ اس سے یہاں کے علاقہ کے نوجوان فائدہ اٹھائیں گے اگر جماعت احمدیہ کے اکثر منصوبے سب لوگوں کے لئے ہوتے ہیں اور یہ بات یقیناً بہت قابل تعریف ہے

وزیر موصوف کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محمود ہال بلڈنگ کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت نازل کرے اور اس سے فائدہ اٹھانے والوں میں ایمان و اخلاص پیدا کرے۔ آمین

پروگرام کے مطابق افتتاح کے بعد سب معزز مہمان ہال کے اندر داخل ہوئے جہاں ان کی ٹھنڈے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکات سے نوازنے کی گئی۔

ٹیلی ویژن پر انٹرویو

۲۸ اکتوبر محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ ماریشس براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے ٹیلی ویژن کے ڈیپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق جناب دیپک نوبی صاحب نے آنمکرم کا انٹرویو لیا۔ سوالات جوابات کا دلچسپ پروگرام فلمایا گیا اور اسی رات ۷ بجے شام ٹیلی ویژن پر نشر کیا گیا۔ ہزار ہا لوگوں نے اس انٹرویو کے ذریعہ احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ دیپک نوبی صاحب نے ذیل کے سوالات محترم صاحبزادہ صاحب سے پوچھے (۱) احمدیہ مشن بھارت کب اور کس طرح قائم کیا گیا (۲) احمدیہ مشن ماریشس کا قیام کب اور کیسے ہوا۔ (۳) جماعت احمدیہ ماریشس نے اپنی ۶۰ سالہ تاریخ میں کس قدر خدمت اسلام کی ہے اور اس کی سرگرمیاں کیا ہیں (۴) ماریشس میں احمدیہ خواتین کی تنظیموں کا طریق کار کیا ہے (۵) احمدیہ جماعت بھارت اور ماریشس کا باہمی تعلق کیا ہے (۶) کیا احمدیہ مشن کی شاخیں دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیلی ہیں (۷) دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں کیا ہیں (۸) آپ جب سے ماریشس میں آئے ہیں آپ نے اس دوران بہت سے کام کئے ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس دورے کی غرض کیا ہے (۹) کیا آپ ماریشس کی جماعت کی کارکردگی سے مطمئن ہیں یا پھر کسی اصلاح کی ضرورت ہے (۱۰) کیا آپ کے دوبارہ ماریشس میں آنے کا امکان ہے۔ ان سب سوالات سے قبل جناب دیپک نوبی صاحب نے جو صاحبزادہ صاحب اور جماعت کا تعارف کرایا۔ محترم میاں صاحب نے تفصیل کے ساتھ بہت ہی مؤثر رنگ میں سوالات کے جوابات دیئے اور جماعت کی سرگرمیوں کا نہایت ہی عمدہ نقشہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ شروع میں مشن کے قیام کے لئے ہر جگہ جماعت احمدیہ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے قائم کیا ہے تا کہ اسلام کی خدمت کی جائے اور انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے پیار سے آگاہ کیا جائے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ ٹیلی ویژن پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بڑا فوٹو دکھایا گیا۔ بلاشبہ یہ نظارہ ہر احمدی کے لئے انتہائی خوشیاں فراہم کر رہا تھا۔ خلاصہ یہ کہ اس انٹرویو کے ذریعہ ماریشس کی کثیر تعداد تک اسلام کا محبت بھرا پیغام پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے لوگوں کے دلوں کو صاف کر کے حق کی طرف پھیر دے اور اس ہدایت خداوندی کو قبول کرنے کی طاقت عطا فرما دے آمین

خطبات جمعہ

۲۴-۳۱ اکتوبر کو جمعہ کی نماز صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ نے مرکزی مسجد دارالسلام میں پڑھائی۔ ۲۴ اکتوبر کو پبلک چھٹی تھی۔ اس لئے دور و نزدیک سے کثیر تعداد میں احمدی احباب نے جمعہ دارالسلام میں ادا کیا۔ ان خطبات میں آنمکرم نے جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینی چاہئیں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت کو اپنے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی اطاعت کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ اطاعت کے نمونہ کی مثال دیتے ہوئے آپ نے صحابہ کی مثالیں دیں کہ صحابہ کرام کی کامیابیاں اسی وجہ سے تھیں کہ وہ نظام کی اطاعت کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ ہم پر فضل فرمایا اسلئے خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کریں۔ اور جماعت کے ذمہ دار عہدیداروں کی اطاعت کریں اور ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی قدردانی کریں اپنے اندر باہمی محبت اور انکساری پیدا کریں کیونکہ یہی چیزیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہیں

لوکل جماعتوں کی طرف سے دعوتوں کا پروگرام

پہلے سے مرتب شدہ پروگرام کے مطابق جملہ جماعتوں نے محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ کو اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ ۲۲ اکتوبر کو جماعت احمدیہ [illegible] نے، ۲۷ اکتوبر کو جماعت احمدیہ سینبورنے ۲۸ اکتوبر کو جماعت احمدیہ پائی نے، ۲۹ اکتوبر کو جماعت احمدیہ روز ہل نے، ۳۰ اکتوبر کو جماعت احمدیہ تمپو نے اور ۳۱ اکتوبر کو جماعت احمدیہ مونٹاگین بلانش نے انہیں مدعو کیا۔

احباب جماعت کو محترم صاحبزادہ صاحب کے قریب ہو کر ملنے کا موقعہ ملا۔ ان سب جماعتوں نے مہمان موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے اور آخر میں سب نے اجتماعی کھانا بھی کھایا آپ نے جماعتوں کو خطاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلائی (۱) اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کریں اور اس کی راہ میں قربانیاں پیش کریں (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ہی ہماری نجات کا موجب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر احمدیوں کو چلنا چاہیئے (۳) غلبہ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی وقتی قربانیاں پیش کریں تاکہ اسلام کی فتح کا دن جلد آئے۔ (۴) خلافت کے ساتھ سچی محبت اور عشق پیدا کریں اس کے ذریعہ ہم اسلام کو دنیا میں پھیلا سکتے ہیں (۵) خلیفہ وقت کے ساتھ ہر احمدی کو ذاتی محبت پیدا کرنی چاہیئے اور ہمیشہ خط و کتابت کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا چاہیئے (۶) نظام جماعت کے ساتھ ہر احمدی کو تعاون کرنا چاہیئے۔ تاکہ احسن رنگ میں کام ہو سکے (۷) صحابہ کرام اور رفقاء کرام کی طرح جماعت ماریشس کو مخلصانہ قربانیاں پیش کرنی چاہئیں (۸) جماعت کے عہدیداروں کو سچے دل کے ساتھ اطاعت کرنی چاہیئے اس سے جماعت بہتر رنگ میں ترقی کر سکے گی (۹) جماعت کو اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے (۱۰) نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور پیار کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم غیروں کے دل جیت سکتے ہیں۔ جب ہم لوگوں کے دل اسلام کے لئے جیت لیں گے تو وہ خود بخود حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں گے

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ سے خطاب

پروگرام کے مطابق یکم نومبر کو لجنہ اماء اللہ ماریشس نے محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت دی کثیر تعداد بہنیں اور بچے دارالسلام میں تشریف لائیں۔ استقبالیہ ایڈریس کے پیش کئے جانے کے بعد آنمحترم نے احمدی مستورات کو خطاب کیا یہ تقریر تقریباً پون گھنٹہ تک کی تھی جس میں آپ نے احمدی بہنوں کو بتایا کہ غلبہ اسلام کی مہم میں انہوں نے ایک خاص رول ادا کرنا ہے اس کام کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں خود اپنی تربیت کریں اور اپنے بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کر کے احمدیت کی فوج کو مضبوط بنا دیں تا احمدیت کے سپاہی دنیا کے ہر کونہ میں اسلام کے دفاع کے لئے جنگ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت سارے وعدے کئے ہیں۔ ان سب وعدوں کو اگر ہم اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنی قربانیوں کی رفتار کو بڑھا دینا چاہیئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے احمدی مستورات کو نظام جماعت کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی الحمدللہ کہ یہ تقریب بہت کامیاب رہی

اسی طرح اسی روز نماز ظہر کے بعد خدام الاحمدیہ ماریشس کی طرف سے ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ جناب عزیز تیجو صاحب سیکرٹری جنرل خدام الاحمدیہ ماریشس نے ایڈریس پڑھا اور محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت ہی ایمان افروز نصائح سے خدام بھائیوں کو نوازا دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمارے نوجوانوں کو قرآن کی تعلیم کے پیروکار بننے کی توفیق دے۔

دیگر مصروفیات

اس مختصر عرصہ میں ہمارے نہایت ہی معزز مہمان سلمہ اللہ نے اپنے آرام تک کو بھی جماعت کی دیوانہ وار خدمت میں قربان کر دیا (۱) آپ بہت سارے گھروں میں مریضوں کی تیمارداری کے لئے گئے اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے ان احمدی اور دوسرے بھائیوں کے لئے دعا کی (۲) تقریباً ہر روز ملاقاتیوں کا تانتا بندھا رہتا تھا اپنے اور غیر سبھی ملاقات کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ چنانچہ منتظمین نے کوشش کی کہ ان سب احباب کو ملنے کا موقعہ ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بھی بہت کامیاب رہا (۳) ماریشس کے بعض خوبصورت حصوں کو دیکھنے کے لئے آنمحترم تشریف لے گئے اس دوران جہاں بھی آپ کو تبلیغ کا موقعہ ملا آپ نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احسن رنگ میں اسلام کا پیغام پہنچایا (۴) ۲۲ اکتوبر کو روز ہل کے اسٹیڈیم میں احمدیہ یوتھ کا فٹ بال کا میچ ہوا۔ آپ اس دلچسپ مقابلہ کو دیکھنے گئے اور آخر میں جیتنے والی ٹیم کو "مرزا وسیم احمد سوونیئر کپ" بطور انعام عطا فرمایا (۵) آپ اس دوران حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ اور حضرت حافظ عبید اللہ صاحب رضی اللہ کی قبروں پر دعا کے لئے تشریف لے گئے یہ وہ دو عظیم مبلغین تھے جو میدان جہاد میں مصروف ماریشس میں ہی فوت ہوئے۔ اس طرح آپ نے جناب ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث مرحوم اور رمضان محمد و م خان صاحب مرحوم کی قبروں پر بھی ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوداعی تقریب میں خطاب

آخر وہ دن آپہنچا جس دن ہمارے نہایت ہی مکرم و معزز مہمان کی روانگی کا پروگرام تھا۔ ہر احمدی بے چین و بیقرار تھا۔ ہر ایک کی آنکھیں اس پیارے وجود کی جدائی کے تصور سے آنسو بہا رہی تھیں۔ ۳ بجے شام جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں الوداعیہ ایڈریس پڑھا گیا جس کے جواب میں آنمحترم نے جماعت کو نصائح کیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بھی جدائی کا احساس ہے جس محبت، عقیدت اور پیار کا اظہار جماعت نے میرے ساتھ کیا ہے اس کو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ میں آپ سب کے لئے دعائیں کروں گا اور درویش بھائیوں اور حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست پیش کروں گا۔

ٹھیک چھ بجے شام محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ ماریشس کو الوداعی سلام کہا اور بذریعہ ایئر انڈیا واپس قادیان روانہ ہو گئے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی عمر دے اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ اسلام کی مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین

آنمحترم کا دورہ ماریشس احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ آپ نے ارض ماریشس پر بہت دعائیں کیں۔ آپ کی آمد سے تبلیغ کے نئے ابواب کھل چکے ہیں۔ جماعت کے وقار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ جماعت روحانی لحاظ سے غیر معمولی طور پر بیدار ہوئی۔ اخلاص و وفا میں اضافہ ہوا۔ کئی لوگوں کو جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر میں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ ہمیشہ جماعت ماریشس کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت کے سایہ تلے رکھے اور ہم ہمیشہ ہی عاجزی و انکساری کے ساتھ اس ذات باری کے فضلوں کو جذب کرتے رہیں۔ آمین ؎

درخواست دعا

مکرمی نذیر احمد سونا ولد خیر دین صاحب گھٹیالیاں تحصیل پسرور تقریباً ایک ماہ بوجہ نمونیہ بیمار رہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

سید غلام احمد نثار
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں

وصایا

(۴۳)

مسل نمبر ۲۲۴۶۲

میں امۃ الحمید زوجہ نعیم الرحمٰن طارق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۱۷۵۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی ۵½ تولہ مالیتی ۔/۴۱۰۳ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحمید ع/و نعیم الرحمٰن طارق دفتر K.I.O.P واپڈا۔ بلاک (L) نارتھ ناظم آباد کراچی ۳۳۔

گواہ شد۔ نعیم الرحمٰن طارق ولد عبد الرحمٰن صاحب خاوند موصیہ ناظم آباد کراچی۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۳

میں محمد بی بی زوجہ چراغ دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن دستگیر کالونی کراچی ۳۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم ۔/۵۰۰ روپے۔

۲۔ حق مہر ۳۲/۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۔/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ محمد بی بی زوجہ چراغ الدین صاحب ۶۹۹/۹ دستگیر کالونی کراچی ۳۸

گواہ شد۔ شیخ نثار احمد سیکرٹری وصایا حلقہ دستگیر کالونی ۶۶۹/۹ کراچی ۳۸

گواہ شد۔ صلاح الدین پسر موصیہ ۶۵۲/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۴

میں شرافت ملک بنت ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن III C ناظم آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۶۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ شرافت ملک بنت ملک محمد فقیر اللہ خان ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز III C ۹/۲ ناظم آباد کراچی۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد نعیم الرحمٰن طارق ابن مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور دفتر KIP واپڈا۔ بلاک L نارتھ ناظم آباد کراچی ۳۸۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۵

میں عبد الرحمٰن ولد چوہدری وڈھائے خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ پنشنر عمر ۷۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن D-34 بلاک B کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۵/۷۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد عبد الرحمٰن ولد چوہدری وڈھاوے خان صاحب مرحوم D-34 Block B. نارتھ ناظم آباد کراچی۔

گواہ شد۔ غلام محمد پرویز وصیت ۱۰۷۲۱ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ عبد المالک خان ولد چوہدری عبد الحی خان صاحب مرحوم وصیت ۱۲۱۸۰ حلقہ سعود آباد کراچی۔

(باقی)

هُوَ الشَّافِی

دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (ماسخورہ) گیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ
فون: ۱۰۶

برائے فروخت یا رہن باقبضہ

محلہ دارالنصر وسطی کی مسجد کے بالمقابل بڑی سڑک پر ایک وسیع کوٹھی قابل فروخت ہے۔ رہن باقبضہ بھی دی جا سکتی ہے۔ رقبہ قریباً ۹ کنال ہے جس میں باغیچہ اور ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔ ۷ بیڈ روم، ڈرائنگ روم، ڈائننگ روم، کچن، سٹور، ۲ بڑے برآمدوں، گیراج، سرونٹس کوارٹرز پر مشتمل ہے۔ غسلخانوں میں فلش سسٹم ہے۔ بجلی، ٹیلیفون۔ غرض ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں چند سکنی پلاٹس محلہ دارالعلوم شرقی میں بھی قابل فروخت ہیں جن کے نقشے جون ۷۵ء کے منظور شدہ ہیں۔ فوری تعمیر ہو سکتی ہے۔ خواہشمند احباب بپتہ ذیل پر رابطہ پیدا فرمائیں۔

عبد اللطیف لون "الباسط" ربوہ۔ فون ۵۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت

(بقیہ صفحہ اوّل)

...ور ختم ہوا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے فقہ احمدیہ کی تدوین کے سلسلے میں تاریخی اہمیت کی حامل ایک اہم قرارداد پیش فرمائی جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"فقہی معاملات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد حسب ذیل ہے:-

"اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سُنّت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفیہ پر عمل کرلیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفیہ کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں۔ ہاں جہاں قرآن و سُنّت کو کسی حدیث کے معارض پائیں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں۔"

(الحق لدھیانہ ص۱۵۱۔ رُوحانی خزائن جلد۴ ص۱۰۱)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ مندرجہ بالا تعلیم کی پابند رہی ہے اور ہے لیکن ابھی تک فقہ احمدیہ پورے طور پر مدوّن شکل میں جماعت کے سامنے نہیں آئی اس لئے،

مجلسِ شوریٰ (جو تمام جماعتہائے احمدیہ کی نمائندہ مجلس ہے) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتی ہے کہ حضور ایک سب کمیٹی مقرر فرمائیں جو فقہ احمدیہ کو مدوّن اور مرتب کرے اور یہ فقہ مسائل وراثت، ہبہ، نکاح، زکوٰۃ، گارڈین شپ اور دیگر ضروری فقہی امور پر مشتمل ہو جسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد فقہ احمدیہ حنفیہ اسلامیہ یا مختصراً فقہ احمدیہ کے نام سے شائع کیا جائے تاکہ یہ فقہ جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کے لئے قضائیہ معاملات اور ملکی عدالتوں میں پرسنل لاء کا کام دے۔"

مختلف نمائندگان نے اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے اِس قرارداد کا پُرجوش خیر مقدم کیا اور جب اسے رائے شماری کے لئے پیش کیا گیا تو جملہ نمائندگان نے متفقہ طور پر اس کی تائید کی۔ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی نمائندگان کے ہمراہ کھڑے ہو کر اس کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

اِس تاریخی قرارداد کے پاس ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی فقہ کی حقیقت اور اس کی اہمیت اور اس کے بارہ میں بزرگانِ سلف کی اَن تھک مساعی پر مختصر طور پر مگر نہایت جامع اور دلنشین اسلوب میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ فقہ کے جو چار مشہور امام گذرے ہیں (حضرت امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) وہ فقہی مسائل میں اختلاف کو جائز قرار دیتے تھے۔ انہوں نے اختلاف کی بناء پر نہ کسی کو غیر مسلم قرار دیا اور نہ کسی پر کُفر کا فتوےٰ لگایا۔

حضور نے اِس بارہ میں قرآن، حدیث اور سُنّت کی اہمیت کو بھی واضح فرمایا اور بتایا کہ ہمارے بزرگوں نے کس طرح بنیادی طور پر قرآن کریم کو مقدّم رکھا اور سُنّت اور حدیث اور ان کا اجتہاد بھی دراصل قرآنِ پاک ہی کی تفسیر پر مشتمل ہوتا تھا۔

حضور نے فقہ احمدیہ کی تدوین کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بلاشبہ کسی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی وقت یہ کہہ دے کہ ہم احمدیوں کے معاملات کا فیصلہ حنفی فقہ کے مطابق نہیں کریں گے یا شافعی فقہ کے مطابق نہیں کریں گے لیکن دُنیا کی کوئی عقل یہ فیصلہ نہیں کرسکتی اور نہ یہ کسی حکومت یا ملک کو حق حاصل ہے کہ وہ ہمارے فقہی معاملات کا فیصلہ خود اپنے مقرر کردہ قوانین کے ماتحت کرے۔ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم یہ بتائیں کہ ہمارے معاملات کا فیصلہ کس فقہ کے مطابق کیا جائے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی فقہ کو جو پہلے بھی موجود ہے اب تفصیلی صورت میں مدوّن کریں۔ ساری دُنیا میں جماعتِ احمدیہ کا پھیلاؤ اور اس کی بین الاقوامی حیثیت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ اس کے مدوّن ہونے کے بعد ساری دُنیا کے احمدیوں کے لئے فقہ کے مسائل بنیادی اور اصولی طور پر یکساں ہوں گے ہاں جزئیات میں مختلف ممالک کے حالات کے ماتحت فرق ہو سکتا ہے۔

اِس کے بعد حضور نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ہر احمدی کو اِس یقین سے معمور ہونا چاہیئے کہ وہ وقت آنے والا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آنے والا ہے جبکہ خدائی وعدوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہدی کے متعلق دی گئی بشارات کے مطابق مہدی معہود کی جماعت کے ذریعہ تمام نوع انسانی کو اُمتِ واحدہ بنادیا جائیگا اور وہ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوجائینگے یہ وقت آئے گا اور ضرور آئے گا لیکن اسکے آنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم سے ہر قسم کی قربانیاں طلب کی جائیں اور ہم اپنی تدابیر اور دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیں۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم ۷) کہ اپنے نفسوں کو بھی اور اپنے اہلِ خاندان کو بھی دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو اور دوزخ سے بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ کہ ہم اسلام کے ساتھ وابستہ رہیں اور شریعتِ اسلامیہ کے تمام احکام پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک اَور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خود گمراہ ہو گیا ہو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا بشرطیکہ تم خود ہدایت یعنی صراطِ مستقیم پر قائم رہو آخر تم نے خدا کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور وہی یہ فیصلہ کرے گا کہ جنّتی کون ہے اور تمہارے اعمال مقبول بھی ہیں یا نہیں۔ (المائدہ ۱۰٦)

حضور نے فرمایا ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے توحیدِ خالص پر ایمان لانے والے ہیں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خدام میں سے ہیں۔ اسلام سے ہماری وابستگی کا تعلق ہمارے قلوب سے ہے دُنیا بے شک ہمیں کافر کہے۔ دستوری یا قانونی اغراض سے ہمیں غیر مسلم بھی قرار دیا جاسکتا ہے لیکن دُنیا کی کسی طاقت یا قوت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ اسے یہ حق دیا جاسکتا ہے کہ وہ کسی احمدی سے یہ کہلوانے کی کوشش کرے کہ وہ اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے۔ اگر ساری دُنیا کی مصیبتوں کے پہاڑ بھی ہم پر مسلّط کردئے جائیں اور پھر ہمیں یہ کہا جائے کہ تم اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرو تو پھر بھی ہرگز ایسا نہیں ہو گا۔ ہم بڑی خوشی کے ساتھ اپنے جسم کے ذرّہ ذرّہ کی قربانی پیش کردیں گے لیکن کبھی ایسا نہیں کہیں گے۔ مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کی بھاری اکثریت کے قلوب میں وہ ایمانی بشاشت موجود ہے جس کی موجودگی میں اس کے قدم کبھی ڈگمگا نہیں سکتے۔ جو جماعت دن رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی ہے، بنی نوع سے سچی ہمدردی رکھتی ہے، جسے خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہے وہ بھلا کیسے لوگوں کے کہنے پر اپنے ایمان سے انکار کرسکتی ہے۔ وہ یقیناً ہر حالت میں اسلام پر قائم رہے گی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کسی حالت میں بھی تمہارے اندر غصّے کے جذبات پیدا نہیں ہونے چاہئیں بلکہ لوگوں کے لئے انتہائی رحم پیدا ہونا چاہیئے اور ان کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ اپنے عمل سے اسلام کو بدنام نہ کریں اور ہر وقت اپنی اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح کی فکر رکھنا چاہیئے اور دین کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہمارا تو مقام ہی یہ ہے کہ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
(المسیح الموعودؑ)

خدا کرے کہ ہمارے اندر ہمیشہ یہی رُوح قائم رہے اور جن قربانیوں کی اسلام کو ضرورت ہے ان کے پیش کرنے کی ہمیں توفیق حاصل ہو تاکہ وہ دن جلد آجائے جبکہ ساری دُنیا میں حسین معاشرہ قائم ہوجائے اور وہ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوجائے۔ آمین

اِس کے بعد حضور نے لمبی اجتماعی دعا کرائی جو کہ سوز و گداز اور تضرّع و ابتہال کی ایک غیر معمولی کیفیت اپنے اندر رکھتی تھی۔ اِس اجتماعی دعا کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، الحمد للہ

ھُوَالشَّافِی
حیوانات کا عِلاج
کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں اِس رسالہ میں اپھارہ، گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ٦۰۷/٦۰٦

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۵۴